حصہ اول

عشق مجازی کرنے والوں کے سبق آموز واقعات

عشق مجازی
کا
عبرت ناک انجام

مرتبہ

محمد قاسم عطاری قادری بزاروی

باہتمام

حافظ محمد جمیل عطاری قادری بزاروی

ناشر

مکتبہ غوثیہ ہول سیل

سبزی منڈی ایف غور شی روڈ نزد پولیس چوکی
محلہ فرقان آباد کراچی نمبر 5 فون : 4926110

عشقِ مجازی کا عبرت ناک انجام

انتساب

فقیر اپنی اس کاوش کو اس شخصیت کی طرف منسوب کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے جس کے توسل سے لاکھوں راہ سے بھٹکے ہوئے انسان عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے سرشار ہو کر سنّتوں کا پیغام دُنیا کے چپّہ چپّہ میں پھیلا رہے ہیں۔ اس تمہید سے مُراد رہبرِ شریعت، پیرِ طریقت، قاطعِ بدعت امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد **الیاس عطّار** قادری رَضوی دامت برکاتہم العالیہ ہیں۔

فقیر محمد قاسم عطاری قادری ہزاروی

وجہ تالیف

اس پُرفتن دَور میں ہمارے مسلمان بھائی دین سے دُور ہونے کی وجہ سے طرح طرح کے گناہوں میں ملوث ہیں ان ہی گناہوں کی بیماریوں میں ایک نہایت خطرناک مرض **عشق مجازی** ہے۔ چونکہ ہمارے معاشرے میں فحش لٹریچر کی بھرمار ہے اور ہمارا نشریاتی میڈیا یعنی ٹی وی، اخبارات، رسائل، ڈائجسٹ، ریڈیو وغیرہ سے عشقیہ، کہانیاں، عشقیہ گانے وغیرہ نشر ہوتے اور چھپتے ہیں، یہی وُجوہات ہیں جن کی وجہ سے ہمارے مسلمان بھائی، بہن عشقِ حق و مصطفیٰ عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم سے دُور ہو کے عشقِ مجازی میں مُبتلا ہو جاتے ہیں۔ چونکہ اس مرض پر اب تک کوئی رسالہ میری نظر سے نہیں گذرا اس لئے میں نے کوشش کی ہے کہ اپنے مسلمان بھائیوں کے لئے ایسا رسالہ تحریر کروں تاکہ ان کو معلوم ہو سکے کہ عشقِ مجازی کا انجام کیا ہوتا ہے۔ اُمید ہے کہ میرے مسلمان بھائی جو اس مرض میں مبتلا ہیں چھٹکارا حاصل کرلیں گے، اللہ تعالیٰ عزوجل سے دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزوجل اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی دولت ہمیں نصیب فرمائے۔ آمین

خیراندیش

محمد قاسم قادری عطاری ہزاروی

عشق کی تعریف

ایک دانا کا قول ہے کہ مُحبت عقل سے ہوتی ہے اور عشق روح سے ہوتا ہے۔ سقراط کہتا ہے کہ عشق دیوانگی کا نام ہے اس کی بھی کئی اَقسام ہیں جس طرح سے جنون کی اقسام ہیں۔

امیر المؤمنین مامون الرشید نے یحیٰ بن اکثم سے عشق کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا یہ ایک خطرناک حادِثہ ہے جو کسی انسان کو ہوجاتا ہے اور عاشق کا دِل معشوق کی فکر میں لگ جاتا ہے اور اپنی جان کو اس پر نچھاور کردیتا ہے۔ ایک خاتون سے عشق کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ عشق ذِلت اور پاگل پن ہے۔

عشق کی اِبتداء

عشق کی ابتداء نظر سے ہوتی ہے۔ جب کسی کی نظر کسی پر پڑتی ہے تو سب سے پہلے اس کی خوبی نظر میں اُترتی ہے۔ اس لئے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس کا مفہوم یہ ہے کہ قیامت کے دِن ہر آنکھ گناہ کی وجہ سے رونے والی ہوگی۔ سوائے اس آنکھ کے جو اللہ تعالیٰ عزوجل کی حرام کی ہوئی چیزوں کو دیکھنے کے وقت بند کردی گئی ہو اور سوائے اس آنکھ کے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جاگتی رہتی ہو اور اس آنکھ کے جس سے مکھی کے سَر کے برابر اللہ تعالیٰ عزوجل کے خوف سے آنسو کا قطرہ گرا ہوگا۔

اس لئے شریعت کا حکم یہ ہے کہ جب کسی غیر محرم پر نظر پڑ جائے تو فوراً نظر نیچے کرلی جائے اس لئے کہ جب نظر پڑنے سے کسی کی خوبی نظر آتی ہے تو پھر اس سے قربت کا ارادہ پیدا ہوتا ہے جب قربت ہوجاتی ہے تو پھر شیطان دل میں یہ وسوسہ ڈالتا ہے کہ دوستی پکی ہوجائے اور دوستی پکی ہوجاتی ہے تو مَحبت میں بدل جاتی ہے اور جب محبت ہوجاتی ہے تو آہستہ آہستہ شیطان اس محبت کو عشق میں تبدیل کرادیتا ہے اور پھر عشق شروع ہوجاتا ہے اور جب عشق ہوجاتا ہے تو عاشق معشوق کا غلام ہوجاتا ہے اور معشوق عاشق کو جس طرح چاہے اس کے حکم کی تعمیل کرواتا ہے اس میں عاشق نہ اللہ عزوجل کے حکم کا خیال رکھتا ہے اور نہ ہی حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کا پاس رکھتا ہے اور اس طرح شیطان اپنے وار میں کامیاب ہوجاتا ہے۔

میرے پیارے مسلمان بھائیو! عبرت کے لئے چند واقعات عشقِ مجازی کے آپ کی خدمت میں تحریر کرتا ہوں، اسے پڑھئے اور اندازہ فرمائیے کہ کیسے کیسے لوگ اس موذی مرض میں مبتلا ہوکر اپنی دُنیا و آخرت کا نقصان کرتے رہے ہیں۔

محمد قاسم قادری عطاری ہزاروی

واقعہ نمبر ۱

وضاح الیمن اورام البنین دونوں بچپن میں اکٹھے رہتے تھے۔ دونوں ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے۔ جب یہ لڑکی بالغ ہوئی تو اس کو پردہ کرادیا گیا۔ اس وجہ سے دونوں انتہائی بے چین ہوگئے۔ جب ولید بن عبدالملک نے حج کیا تو ام البنین کے حسن کی رعنائیوں کی خبر پہنچی ولید نے اس سے شادی کرلی اور اپنے ساتھ ملک شام لے گیا اور وضاح کی عقل ماری گئی یہ اس کے صدمہ سے روز بروز گھلتا رہا جب مصیبت انتہا کو پہنچی تو اس نے ملک شام کو سفر کیا اور ولید بن عبدالملک کے محل کے اردگرد روزانہ چکر کاٹنے لگا اس کو کوئی حیلہ نہیں ملتا تھا اس نے ایک دن پیلے رنگ کی ایک لونڈی کو دیکھا تو اس سے پوچھا تم ام البنین کو جانتی ہو؟ اس نے کہا کہ تم میری مالکہ کے بارے میں پوچھ رہے ہو؟ تو اس جوان نے کہا ہاں، وہ میری چچازاد ہے وہ میرے یہاں پہنچنے پر بہت خوش ہوگی۔ اگر تم اس کو اطلاع کردو۔ اس لونڈی نے کہا کہ میں اس کو ضرور اطلاع کروں گی چنانچہ وہ لونڈی چلی گئی اور ام البنین کو اطلاع کردی۔ ام البنین نے کہا کہ اس کو کہو کہ تم اپنی جگہ رہو یہاں تک کہ تمہارے پاس میرا پیغام نہ آجائے۔ میں تمہارے لئے کوئی تدبیر کرتی ہوں تو اس نے حیلہ کرکے اس کو اپنے پاس بلوالیا اور صندوق میں بند کردیا جب خطرہ ٹل گیا تو اس کو نکالا اور اپنے پاس بٹھایا اور جب محافظ کی جاسوسی کا دھڑکا لگا اس کو صندوق میں بند کردیا۔ ایک مرتبہ ولید بن عبدالملک بادشاہ کو ایک قیمتی تحفہ پیش گیا گیا تو اس نے اپنے ایک نوکر سے کہا یہ تحفہ لو اور ام البنین کے پاس لے جاؤ اور ان سے کہو یہ امیرالمومنین کو تحفہ دیا گیا ہے۔ چنانچہ جب وہ اس کو لے کر چلا اور بغیر اجازت داخل ہوا اور وضاح کو ام البنین کے ساتھ بیٹھا ہوا دیکھا تو ایک طرف ہوگیا مگر ام البنین کو معلوم نہ ہوسکا اور وضاح صندوق میں جاکر چھپ گیا اور خادم نے ام البنین کو پیغام پہنچایا اور کہا آپ تحفہ مجھے عطا کردیں تو ام البنین نے کہا کہ تمہیں کیوں دوں تم اس کا کیا کروگے؟ تو غلام خادم جب باہر گیا تو ام البنین پر سخت غصہ میں تھا اور ولید کے پاس آکر سارا واقعہ سُنا دیا اور جس صندوق میں وضاح کو چھپا ہوا دیکھا تھا اس کی نشانی بھی بتادی تو ولید نے کہا کہ تم جھوٹ بولتے ہو میں تم پر اعتماد نہیں کرتا پھر ولید جلدی سے اُٹھا اور ام البنین کے پاس پہنچا جب وہ گھر پر ہی تھی اور اس گھر میں بہت صندوق رکھے ہوئے تھے تو یہ آکر اسی صندوق پر بیٹھ گیا جس کے متعلق خادم نے بتایا تھا اور کہا کہ ام البنین یہ صندوق مجھے تحفے میں دے دو۔ تو اس نے کہا امیرالمومنین یہ بھی اور میں بھی آپ کے ہیں، تو ولید نے کہا نہیں بس مجھے تو یہ صندوق چاہئے جو میرے نیچے ہے اس نے کہا اے امیرالمومنین اس میں عورتوں والی کچھ مخصوص چیزیں ہیں ولید نے کہا مجھے اور کچھ نہیں چاہئے تو ام البنین نے کہا یہ آپ کا ہے، تو ولید نے حکم کیا اور صندوق کو اُٹھالیا گیا اور دو غلاموں کو بلا کر ایک کنواں کھدوایا جب کنواں پانی تک کھد گیا تو اپنا منہ صندوق پر رکھ کر کہا اے صندوق ہمیں تمہارے متعلق کوئی خبر پہنچی ہے اگر سچ ہے تو ہم تمہاری خبر کو دفن کرتے ہیں اور تیرے بعد کے لوگوں کو سبق سکھاتے ہیں اور اگر خبر جھوٹی ہے تو لکڑی کے کسی صندوق کو دفن کرنے کا ہمیں کوئی گناہ نہیں ہے پھر اس نے اس کا حکم کیا اور اس کو

گڑھے میں پھینک دیا گیا اور اس خادم کے بارے میں حکم کیا اور اس کو بھی اس کے اوپر پھینک دیا گیا اور پھر ان دونوں کے اوپر مٹی ڈلوادی گئی اور ام البنین اپنے محل میں روتی ہوئی پائی گئی یہاں تک کہ وہ بھی ایک مُنہ کے بل گر کر مری ہوئی پائی گئی۔

واقعہ نمبر ۲

ہارون الرشید اور لونڈی

سلیمان بن ابو جعفر بیمار ہوا اس کو پوچھنے کے لئے ہارون رشید بادشاہ اس کے پاس گیا اس نے سلیمان کے پاس ایک لونڈی کو دیکھا جو حسن و جمال اور شکل و صورت کی خوبصورت تھی اس کا نام ضعیفہ تھا یہ ہارون رشید کے دِل میں اُتر گئی تو اس نے سلیمان سے کہا یہ مجھے ہبہ کر دو تو اس نے کہا اے امیر المومنین یہ آپ کے لئے ہبہ ہے جب ہارون رشید نے لونڈی کو لے لیا تو سلیمان اس سے محبت ہونے کی وجہ سے بیمار پڑ گیا پھر سلیمان نے یہ اشعار کہے،

ترجمہ:

(۱) مجھے ہارون رشید کے کام سے جو تکلیف ہے میں اس کو عرش والے خدا کے سامنے شکایت کرتا ہوں۔

(۲) تمام مخلوقات میں اس کے انصاف کے چرچے ہیں لیکن وہ ضعیفہ (لونڈی) کے حق میں مجھ پر ظلم کر رہا ہے۔

(۳) میرا دل اس کی محبت میں چپکا ہوا ہے جیسے سیاہی کاغذ سے چپکی ہوتی ہے۔

جب ہارون رشید کو اس کی خبر ہوئی تو اس نے لونڈی کو سلیمان کے پاس واپس بھیج دیا۔

واقعہ نمبر ۳

عشق میں باپ کی قُربانی

عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ کہتے ہیں کہ میں نے ''سر العجم'' میں پڑھا ہے کہ جب اردشیر کی حکومت مضبوط ہوگئی اور چھوٹے چھوٹے بادشاہوں نے اس کے ماتحت رہنے کا اِقرار کیا تو اس نے ملک سریانیہ کا محاصرہ کیا، اس ملک سریانیہ نے حضر نامی شہر میں پناہ لے رکھی تھی۔ اردشیر کو باوجود محاصرہ کرنے کے فتح حاصل نہ ہوئی۔ یہاں تک کہ اس بادشاہ کی بیٹی قلعہ کے اوپر چڑھی اور اردشیر کو دیکھ کر اس کے عشق میں مبتلا ہوگئی، پھر وہاں سے اُتر کر تیر اُٹھایا اور اس پر لکھا، ''اگر تم میرے یہ شرط تسلیم کرو کہ مجھ سے شادی کرو گے تو میں تمہیں وہ راستہ بتاتی ہوں جس کے ذریعے سے تم شہر کو معمولی حیلہ اور تھوڑی سی تکلیف کے ساتھ فتح کر سکتے ہو۔'' پھر اس تیر کو اردشیر کی طرف پھینکا جس کو اردشیر نے پڑھا اور ایک تیر اُٹھا کر اس پر لکھا ''جس کا تم نے مجھ سے مطالبہ کیا ہے میں اس کو پورا کروں گا۔'' پھر اس کو شہزادی کی طرف پھینکا تو شہزادی نے اردشیر کو وہ خفیہ راستہ بتلا دیا اور اردشیر نے اس شہر کو فتح کر لیا اور اس طرح شہر میں داخل ہوا کہ شہر والے بے خبر تھے، اس طرح سے اس نے بادشاہ کو قتل کیا اور بہت سے لوگوں کو مار دیا اور

شہزادی کے ساتھ شادی کرلی۔ شادی کے بعد وہ ایک رات پلنگ پر سو رہی تھی لیکن اس کو بستر کے آرام دہ نہ ہونے کی وجہ سے نیند نہیں آئی اردشیر نے اس سے پوچھا تمہیں کیا ہے؟ اس نے کہا میرا بستر آرام دہ نہیں ہے تو انہوں نے بستر کے نیچے دیکھا تو درخت مورو کے گچھے کی ایک لٹ نظر آئی جس نے شہزادی کی جلد پر نشان کر دیا تھا۔ بادشاہ کو شہزادی کے جسم کی جلد ملائمت سے بڑی حیرت ہوئی اور اس سے پوچھا تمہارا باپ تمہیں کیا غذا کھلاتا تھا؟ کہا کہ اس کے پاس میری اکثر غذا شہد، ہڈیوں کا گودا اور مغز اور مکھن ہوتی تھی، تو اردشیر نے اس کو کہا کہ تیرے باپ سے زیادہ تیرے ساتھ کسی نے اتنا اچھا سلوک نہیں کیا، اگر تُو نے اپنی طرف سے اس کے احسان کا بدلہ اس کی بیٹی ہونے اور اس کے حق عظیم ہونے کے باوجود اتنا گھناؤنا ادا کیا تو میں ایسی عورت سے اپنے کو محفوظ نہیں سمجھ سکتا۔ پھر اس نے حکم دیا کہ اس کے سر کے بالوں کو تیز رفتار گھوڑے کی دُم کے ساتھ باندھ دو پھر اس کو دوڑاؤ چنانچہ اس کے ساتھ ایسا ہی کیا گیا اور وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر گر گئی۔

اے میرے پیارے مسلمان بھائیو! آپ اندازہ فرمائیں کہ اس ظالم لڑکی نے کس قدر محبت کرنے والے والد کو بھی دھوکہ دیا اور آخر میں اس کا انجام کیا ہوا۔ اسی طرح اکثر اخبارات میں اسی قسم کے واقعات پڑھنے میں آتے ہیں کہ فُلاں نے فُلاں کی محبت میں فُلاں شخص کو قتل کر دیا۔ حالانکہ کسی مسلمان کی ناحق جان لینا کس قدر ظلم اور بڑا گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں عشقِ مجازی سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے اور عشقِ حق و مصطفیٰ عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم میں جینے کی توفیق عطا فرمائے۔

واقعہ نمبر ٤

چالیس ہزار اشرفیاں

زینب بنت عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام اپنی خوبصورتی میں یکتا تھی۔ یہ ابان بن مروان بن الحکم کی بیوی تھی۔ جب ابان بن مروان کا انتقال ہوا تو اس کے پاس (خلیفۂ وقت) عبدالملک داخل ہوا اور جب (اپنی بھابھی) زینب کو دیکھا تو اس کا دِل زینب پر آ گیا۔ عبدالملک نے زینب کے بھائی مغیرہ بن عبدالرحمٰن کو لکھا تم میرے پاس آ جاؤ چنانچہ وہ عبدالملک کے پاس آیا لیکن اپنی رہائش یحییٰ بن الحکم کے پاس رکھی تو یحییٰ نے مغیرہ سے کہا کہ امیر المومنین عبدالملک نے آپ کی طرف اس لئے خط لکھا ہے کہ وہ آپ کی بہن زینب سے شادی کرنا چاہتا ہے اگر آپ کا کوئی مطالبہ ہو تو میں اس سے مطالبہ کروں۔ اس نے کہا میرا تو کوئی مطالبہ نہیں ہے۔ یحییٰ نے کہا میں صرف آپ کی ذات کے لئے آپ کو چالیس ہزار اشرفیاں دینے کے لئے تیار رہوں، میں زینب کو راضی کر لوں گا بس تم اس سے میری شادی کرا دو، اس کے بعد تمہاری بہن کو خوش رکھنا اور اس سے شادی کرنا میرے ذِمّہ ہے۔ تو یحییٰ کو مغیرہ نے کہا اب اس کے بعد کیا حیلہ بہانہ رہ گیا۔ پھر اس کی اس سے شادی کرا دی۔ جب اس کی شادی کی خبر الملک بن مروان کو پہنچی تو اسے بہت افسوس ہوا۔ پھر یحییٰ بن الحکم کو ہر قسم کا لالچ دیا کہ تم اس کو طلاق دیدو تا کہ میں اس سے شادی کر لوں۔ یحییٰ نے جواب

میں کہا نسب میرے پاس ہو تو یہ زندگی گھی کے ڈبوں پر پوری خوشی کے ساتھ کٹ سکتی ہے۔

اے میرے پیارے مسلمان بھائیو! آپ غور فرمائیں کہ تمی نے چالیس ہزار اشرفیاں ایک عورت کے عشق میں قربان کردی۔ اگر یہ رقم کسی دینی کام میں صرف کیے جاتے تو اس کا کس قدر ثواب اس کو ملتا ہو سکتا تھا اسی وجہ سے اس کی مغفرت ہو جاتی۔

واقعہ نمبر ۵

چالباز عاشق اور تلواریں

حضرت شعبی بیان کرتے ہیں کہ لقمان بن عادیا عورتوں کے عشق میں مبتلا رہتا تھا وہ جس عورت سے بھی شادی کرتا وہی عورت اس کی عزت کے معاملہ میں خیانت کرتی تھی یہاں تک کہ اس نے ایسی کم سن لڑکی سے شادی کی جس نے مردوں سے شناسائی نہیں کی تھی اس نے اس کے لئے پہاڑ کی چوٹی پر ایک گھر کھدوایا اور پھر زنجیر کی سیڑھی بنوائی اور اسی کے ذریعے اس کے پاس چڑھ کر جاتا اور اُترتا تھا جب یہ واپس آتا تو وہ سیڑھی ہٹادیتا یہاں تک کہ اس لڑکی تک عمالقہ قوم کا ایک طاقتور جوان پہنچ گیا اور وہ لڑکی اس کو پسند آئی۔ وہ اپنے بھائیوں کے پاس آیا اور کہا کیا بات ہے لقمان بن عاد کی بیوی مجھے تمام لوگوں سے زیادہ محبوب ہوگئی ہے انہوں نے کہا کہ ہم اس تک تمہارے پہنچنے کا کیا ذریعہ کر سکتے ہیں؟ اس نے کہا تم اپنی تلواروں کو جمع کرلو اور مجھے ان کے درمیان رکھ کر ان کا ایک بڑا گٹھڑ بنالو پھر لقمان کے پاس جا کر کہو ہم نے سفر پر جانے کا ارادہ کیا ہے اور اپنے واپس آنے تک اپنی تلواریں آپ کے پاس امانت کے طور پر رکھنا چاہتے ہیں اور اس کو اپنی واپسی کی تاریخ بھی بتادینا چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور تلواریں اُٹھا لائے اور ان کو لقمان کے پاس رکھ دیا اس نے ان تلواروں کو اپنے گھر کے ایک کونے میں رکھوا دیا جب لقمان چلا گیا تو جوان نے حرکت کی اور لڑکی نے اس کو کھولا اس طرح سے وہ جوان لڑکی کے پاس جاتا رہا جب لقمان آنے والا ہوتا تو اس کو تلواروں کے درمیان چھپادیتی اس طرح سے کئی دن گذر گئے پر وہ لوگ آئے اور اپنی تلواریں واپس لے گئے اس کے بعد ایک دن لقمان نے اپنا سر اٹھایا تو اس کو چھت کے ساتھ کھنکار چمٹا ہوا دکھائی دیا تو اس نے بیوی سے پوچھا یہ کس نے تھوکا ہے؟ اس نے کہا میں نے۔ تو لقمان نے کہا تو تم تھوکو جب اس نے تھوکا تو اس کا کھنکار وہاں تک نہ پہنچ سکا تو اس نے کہا ہائے افسوس مجھے تلواروں نے دھوکہ میں ڈال دیا۔ پھر اس عورت کو پہاڑ کی چوٹی سے نیچے پھینکا اور وہ نیچے پہنچ کر ٹکڑے ٹکڑے ہوگئی۔ پھر وہ غصہ ہو کر نیچے آیا تو اس کی محرنامی بیٹی تھی وہ سامنے آئی اور اس نے پوچھا ابا جان کیا بات ہے تو اس نے جواب میں کہا تو بھی عورتوں میں سے ہے پھر اس کے سر کو بھی چٹان پر مارا اور قتل کردیا تو اس وقت سے عرب میں یہ کہاوت چل نکلی مـا اذنبـت الا ذنـب صحرا اس عورت نے کوئی گناہ نہیں کیا مگر صحر والا گناہ کیا ہے۔

واقعہ نمبر ٦

مجنوں اور نماز

مروان بن حکم نے ایک آدمی کو بنو عامر کے قبیلہ کے واجبات وصول کرنے کے لئے مقرر کیا جب اس نے مجنوں کی خبر سُنی تو اس کو پیش کرنے کا حکم دیا جب اس کو پیش کیا تو اس کا حال پوچھا اور اشعار سنانے کی فرمائش کی تو مجنوں نے اشعار سنائے۔ والی حیران ہوا اور مجنوں سے کہا تم میرے پاس رہو میں تمہارے لئے لیلیٰ سے ملاقات کا کوئی حیلہ ڈھونڈتا ہوں چنانچہ اس کے پاس جاتا رہا اور اس سے باتیں کرتا رہا۔ بنو عامر ہر سال ایک میلہ لگایا کرتے تھے اور وقت کا موجودہ حکمران ان کے ساتھ میلہ میں شرکت کرتا تھا کہ ان کے درمیان کوئی جھگڑا پیدا نہ ہو چنانچہ میلہ کا وقت آ گیا اور مجنوں نے اس حکمران سے کہا کیا آپ مجھے اجازت دیں گے کہ میں بھی آپ کے ساتھ اس میلہ میں شریک ہو سکوں؟ حکمران نے اس کو اجازت دے دی جب والی نے میلہ میں نکلنے کی تیاری کر لی تو مجنوں کے قبیلہ کی ایک جماعت والی کے پاس آئی اور اس کو کہا اس مجنوں نے آپ کے ساتھ نکلنے کا مطالبہ کیا ہے تا کہ یہ لیلیٰ کو دیکھ سکے اور اس سے باتیں کر سکے جبکہ لیلیٰ کے گھر کے لوگ اس کی گھات میں ہیں اور خلیفہ وقت نے ان کو مجنوں کا خوف معاف کر دیا ہے۔ جب ان لوگوں نے والی وقت کو یہ خبر دی تو والی نے مجنوں کو اپنے ساتھ نکلنے سے منع کر دیا اور اس کے لئے صدقہ کی کئی اونٹنیوں کی پیشکش کی مگر مجنوں نے ان سب کو ٹھکرا دیا اور یہ اشعار کہے ان کا ترجمہ یوں ہے کہ،

(١) جب میرے سامنے قرشی کی وعدہ خلافی ظاہر ہوئی تو میں نے اس کو لمبی ٹانگوں والی اونٹنیاں واپس کر دیں۔

(٢) یہ خود تو میلہ میں چلے گئے اور مجھے غم سہنے کے لئے پیچھے چھوڑ گئے جس کا مداوا بصورت مشکل ہے۔

جب مجنوں نے یقین کر لیا کہ اس کو ملاقات سے روک دیا گیا اور اس سے ملاقات کا کوئی چارہ نہیں ہے تو اس کی عقل جاتی رہی وہ جو بھی کپڑے پہنتا اس کو پھاڑ دیتا اور اپنے رُخ پر ننگا چلا جاتا تھا بات چیت کرنے کی کوئی عقل نہ رہی اور نماز پڑھنا بھی چھوڑ دیا جب اس کے باپ نے دیکھا کہ اس نے اپنی کیا حالت بنا رکھی ہے تو اس کے تلف ہو جانے سے ڈر گیا اور اس کو پکڑ کر قید کر دیا تو مجنوں نے اپنا گوشت چبانا اور خود کو زمین پر مارنا شروع کر دیا جب اس کے باپ نے یہ حالت دیکھی تو اس کو کھول کر آزاد کر دیا اور مجنوں نے جنگلوں میں عریاں پھرنا اور مٹی سے کھیلنا شروع کر دیا مجنوں کی ایک دائی تھی جس کے علاوہ اور کسی سے وہ مانوس نہیں ہوتا تھا یہی اس کے پاس روٹی اور پانی لے جاتی اور اس کے پاس رکھتی تھی کبھی تو مجنوں کھا لیتا تھا اور کبھی چھوڑ دیتا تھا۔

میرے محترم اسلامی بھنور اور بھائیو ! آپ اندازہ فرمائیں کہ مجنوں نے عشقِ مجازی کے مُعاملے میں پھنس کر کس طرح اپنی دُنیاوآخرت برباد کرلی تھی ۔ یہاں تک کہ وہ برہنہ گھومنے پھرنے لگا۔ اپنے آپ کو مارتا پیٹتا اور نماز تک چھوڑدی۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ عزوجل نے قرآنِ مجید فرقانِ حمید میں کئی مقامات میں نماز کا حکم دیا اور نماز نہ پڑھنے پر وعیدیں سنائیں۔ مگر مجنوں عشقِ مجازی میں اس قدر گُم تھا کہ اسے نہ تو اللہ عزوجل کے حکم کا خیال تھا اور نہ ہی نماز نہ پڑھنے کی وعیدوں کا خیال تھا۔ حالانکہ جو شخص نماز چھوڑدیتا ہے جہنم کے دروازے پر اس کا نام لکھ دیا جاتا ہے اور جان بوجھ کر نماز قضاء کردینے والے کو دو کروڑ اٹھاسی لاکھ برس تک جہنم کی آگ میں جلایا جائے گا۔ اسی طرح نماز نہ پڑھنے والے کے متعلق بے شمار احادیثِ مبارکہ کُتُبِ حدیث میں موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ عزوجل سے دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزوجل ہم سب کو نماز باجماعت ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

واقعہ نمبر۷

مجنوں کے لئے لیلیٰ کی تڑپ

ایک آدمی نے تلاشِ روزگار کے لئے سفر کیا اور ایک خیمہ کے پاس جاپہنچا جو نصب شدہ تھا یہ شخص بارش میں گِھر چکا تھا اس لئے اس خیمہ کی طرف رُخ کیا اور پاس جاکر کھنکارا تو ایک عورت نے اس کو جواب میں کہا کہ اُتر آؤ وہ شخص اُتر آیا اور اس خیمہ والوں کے اونٹ اور بکریاں بھی شامل کو واپس آگئیں ان کے یہ جانور بہت تعداد میں تھے اور چرواہے بھی بہت تھے اس عورت نے کسی ایک غلام کو کہا تم اس جوان سے پوچھا یہ کہاں سے آیا ہے؟ تو اس نے کہا یمامہ اور نجد کی طرف سے۔ اس نے پوچھا نجد کے کون سے شہر اور علاقے تم نے دیکھے ہیں؟ میں نے کہا سب دیکھے ہیں؟ اس نے کہا کہ تم وہاں کس کے پاس ٹھہرتے تھے۔ میں نے کہا قبیلہ بنو عامر میں، تو اس نے ایک دَرد بھری آہ کھینچی اور پوچھا بنو عامر کے کس قبیلہ کے پاس؟ میں نے کہا کہ بنو حریش کے پاس تو اس کے آنسو اُمڈ آئے۔ پوچھا کیا تم نے اس نوجوان کا ذِکر سنا ہے جس کا نام قیس ہے اور لقب مجنوں ہے؟ میں نے کہا اللہ کی قسم میں اس کے والد کے پاس ہی مہمان ہوا تھا اور میں مجنوں کے پاس بھی گیا تھا تا کہ اس کو دیکھوں وہ بے چارہ جنگلوں میں وحشی جانوروں کے ساتھ پریشان حال تھا نہ تو اس کو کچھ عقل تھی نہ سمجھ۔ بس جب اس کے سامنے لیلیٰ کا ذِکر کیا جاتا تھا اور اس کے حق میں اشعار کہتا تھا وہ جوان کہتا ہے کہ اس عورت نے اپنے اور میرے درمیان سے پردہ ہٹادیا اس کی شکل ایسی تھی جیسے چاند کا ٹکڑا اس کی مثل میری آنکھ نے کوئی خوبصورت نہیں دیکھا پھر وہ رونے لگی۔ حتیٰ کہ لمبے لمبے سانس لے کر زور سے روتی رہی۔ میں نے یہی سمجھا کہ اللہ کی قسم اس کا دل ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا ہے تو میں نے اس سے پوچھا اے عورت اللہ تعالیٰ سے ڈر میں نے کوئی غلط بات تو نہیں کہی وہ بہت دیر تک اسی حالت میں روتی اور چلاتی رہی پھر اس نے یہ شعر کہے۔

(۱) کاش کہ مجھے علم ہوتا کہ زمانہ کے حوادثات بہت ہیں قیس کا قافلہ تیار ہوکر کب لوٹنے والا ہے۔

(۲) میری جان قربان ہو اس (مجنوں) پر جس کا قافلہ روانہ نہیں ہو رہا جس کی اللہ تعالیٰ حفاظت نہ کرے وہ ضائع ہو جاتا ہے۔
اس کے بعد وہ پھر رونے لگی حتیٰ کے بے ہوشی چھا گئی جب افاقہ ہوا تو میں نے پوچھا اے اللہ کی بندی! تم کون ہو؟ اس نے کہا میں ہی وہ منحوس لیلیٰ ہوں جو اس کا ساتھ نہ دے سکی۔

واقعہ نمبر ۸

مجنوں کی وفات

کثیر بیان کرتا ہے میں مجنوں کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک آدمی اس کے پاس آیا اور کہا اے قیس میں تم سے تعزیت کرتا ہوں اس نے پوچھا کس کے نام کی؟ کہا لیلیٰ کی تو وہ اسی وقت اپنے اونٹ کی طرف اُٹھ کھڑا ہوا اور میں بھی اس کے ساتھ ہی اپنے اونٹ کی طرف اُٹھ گیا پھر ہم اس کے قبیلہ کی طرف آئے اور وہیں اس کی قبر کا پتہ بتایا گیا تو مجنوں آگے بڑھا اور اس کو چومنے لگا، اس سے چمٹنے لگا، اس کی خاک سونگھنے لگا اور شعر کہنے لگا پھر ایک چیخ ماری اور جان دے دی اور میں نے اس کو دفن کر دیا۔

میرے پیارے محترم اسلامی بھائیو اور بہنو! لیلیٰ اور مجنوں کے معاملاتِ عشق کو آپ نے پڑھا۔ لیلیٰ اور مجنوں کو اس فضول عشق کا کیا خمیازہ بھگتنا پڑا۔ اس عشق نے لیلیٰ اور مجنوں کو سوائے حسرت، تباہی کے اور کیا دیا، نہ صرف لیلیٰ اور مجنوں کی دُنیا تباہ ہوئی بلکہ ان کی آخرت کا معاملہ کیا ہوگا۔ یہ بھی آپ سوچ لیں اگر عشق کرنا ہے تو اللہ عزوجل سے کریں اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے کریں جن کے عشق کی بدولت دنیا اور آخرت میں کامیابی ہو سکتی ہے۔

واقعہ نمبر ۹

مؤذن اور لڑکی کا واقعہ

امام ابن جوزی فرماتے ہیں کہ مجھے ایک شخص کا واقعہ معلوم ہے جو بغداد میں رہتا تھا۔ اس کا نام صالح تھا اس نے چالیس سال تک اذان دی اور یہ نیک نامی میں بھی بہت مشہور تھا یہ ایک دن اذان دینے کیلئے منارہ پر چڑھا اور مسجد کے پہلو میں ایک عیسائی کے گھر میں اس کی بیٹی کو دیکھا اور اس کے عشق میں مبتلا ہو کر اس کے دروازے پر دستک دی۔ لڑکی نے پوچھا کون ہے؟ اس نے کہا میں صالح مؤذن ہوں تو اس نے اس کے لئے دروازہ کھول دیا اس مؤذن نے اس کو فوراً اپنے ساتھ چمٹا لیا۔ لڑکی نے کہا تم مسلمان تو بڑی دیانت اور امانت والے ہو پھر یہ خیانت کیسی؟ مؤذن نے جواب دیا اگر میری بات مانتی ہو تو ٹھیک ورنہ میں تمہیں قتل کردوں گا۔ لڑکی نے کہا ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا، ہاں اگر تم اپنا دین چھوڑ دو تو۔ مؤذن نے کہا میں اسلام سے بیزار ہوں اور اس سے بھی جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم لے کر مبعوث ہوئے ہیں۔ پھر وہ اس کے قریب ہوا تو لڑکی نے کہا تم نے تو یہ اس لئے کہا کہ اپنا مقصد پورا کر لو پھر اپنے دین کی طرف لوٹ جاؤ گے۔ اب میری شرط ہے کہ تم خنزیر کا گوشت کھاؤ تو اس نے اس کو کھایا پھر لڑکی نے کہا اب شراب

بھی پیو تو اس نے شراب بھی پی لی جب اس پر شراب نے اثر کیا تو لڑکی کے قریب ہو گیا تو لڑکی نے کمرے میں داخل ہو کر اندر سے کنڈی لگالی۔ اس نے کہا تم چھت پر چڑھ جاؤ حتیٰ کہ میرے والد آجائیں اور میرا تیرا نکاح کر دے تو وہ چھت پر چڑھ گیا اور پھر اس سے گر کر مر گیا پھر وہ لڑکی کمرے سے باہر نکلی اور اس کو کپڑے میں لپیٹا یہاں تک کہ اس کا باپ بھی آگیا۔ اس نے اس کو سارا قصہ سنایا تو اس نے اس کو رات کے وقت گھر سے نکال کر ایک گلی میں پھینک دیا اور اس کا قصہ مشہور ہو گیا اور اس کو گندگی کے ڈھیر پر پھینک دیا گیا۔

میرے محترم اسلامی بھائیو اور بہنو! آپ اندازہ فرمائیں کہ کس طرح اس نوجوان مؤذن نے ایک لڑکی کے عشق میں مبتلا ہو کر دینِ اسلام کو چھوڑ کر اپنی دُنیا اور آخرت برباد کر ڈالی نہ صرف یہ کہ اپنا ایمان ضائع کیا بلکہ اس عشق نے اسے خنزیر کھلا دیا اور شراب تک پلا دی اور اس کے بعد نہ صرف یہ ہے کہ اسے نہ لڑکی ملی جس کی خاطر اس نوجوان مؤذن نے دینِ اسلام کو چھوڑا بلکہ اپنی زندگی سے بھی ہاتھ دھو بیٹھا۔ اس لئے کسی نے سچ کہا ہے کہ جو لوگ دینِ اسلام کو چھوڑ دیتے ہیں حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں سے مُنہ موڑ لیتے ہیں نہ صرف وہ لوگ دُنیا میں رُسوا ہوتے ہیں بلکہ ان کی آخرت بھی تباہ ہو جاتی ہے اور جہنم کا دردناک عذاب ان کو اٹھانا پڑے گا۔ اللہ تعالیٰ عزوجل ہم سب کو دُنیاوی عشق سے محفوظ رکھے اور اللہ عزوجل ہمیں اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق عطا فرمائے۔ آمین

واقعہ نمبر ۱۰

ابوالحسن بن علی بن عبیداللہ زاغونی بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص ایک عیسائی عورت کے دروازے سے گذرا تو اس کو دیکھ کر اسی وقت اس کے عشق میں مبتلا ہو گیا اور اس کا عشق اتنا بڑھا کہ عقل پر غالب آگیا تو اس کو مارستان لے گئے اس کا ایک دوست تھا جو اس کے پاس آتا جاتا تھا اور ان دونوں کے درمیان خط و کتابت کیا کرتا تھا پھر عاشق کی حالت اس سے بھی گر گئی تو اس کی ماں نے اس کے دوست سے کہا کہ میں اس کے پاس آکر اس سے باتیں کرتی ہوں مگر یہ مجھ سے بات نہیں کرتا تو اس نے کہا کہ تم میرے ساتھ چلو وہ اس کے ساتھ آئی اور اس دوست نے عاشق سے کہا کہ تیری ماں ہے اس کا پیغام یہ سنائے گی تو اس کی ماں اس سے جھوٹ موٹ کی باتیں کرتی رہی جب اس کا معاملہ تیز ہوا اور موت کا وقت قریب ہو گیا تو اس نے اپنے دوست سے کہا کہ اجل پہنچ گیا اور وقت آگیا ہے میں اپنی دوست سے دُنیا میں تو نہیں مل سکا اب میرا اِرادہ ہے کہ اس کو آخرت میں ملوں گا تو اس کے دوست نے پوچھا وہ کیسے؟ کہا میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین سے پھر کر عیسیٰ ابنِ مریم اور صلب اعظم کا قائل ہوتا ہوں کیونکہ میری دوست بھی اسی مذہب کی ہے اور یہ کہہ کر مر گیا۔ تو اس کا دوست اس عورت کے پاس گیا تو اس کو بھی بیمار پایا۔ اس سے بات چیت شروع کی تو عورت نے کہا میں اپنے دوست کو دُنیا میں تو نہیں مل سکی لیکن اب اس کو مسلمان ہو کر آخرت میں ملوں گی۔ کیونکہ وہ مسلمان ہے اور

میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتی ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں اور میں عیسائی مذہب سے بیزار ہوئی تو اس کا باپ کھڑا ہوا اور اس آدمی سے کہا تم اس کو لے جاؤ کیونکہ یہ اب مسلمان ہوگئی ہے۔ وہ شخص جانے کے لئے اُٹھ کھڑا ہوا لیکن عورت نے کہا کہ تم کچھ دیر ٹھہرو۔ وہ ٹھہر گیا اور وہ اسی وقت مر گئی۔

قارئین ملاحظہ کریں کہ عشق کے پیچھے مسلمان کافر ہوگا اور عیسائی عورت مسلمان ہوگئی اور عورت کی خوش بختی ہے مگر اس مرد کا خام خیال تھا کہ میں عیسائی بن کر عیسائی عورت سے قیامت کے دِن ملاقات کروں گا حالانکہ اگر یہ دونوں عیسائی ہوتے تو یہ دونوں دوزخ میں جلتے اور دوزخ راحت کی جگہ نہیں۔ اتنا سخت عذاب کا مقام ہے جو انسان کے وہم وگمان اور شعور سے بھی بالا تر ہے اللہ تعالیٰ سب کو مجازی عشق پرستی اور اس کی نحوستوں سے محفوظ رکھے۔

واقعہ نمبر ۱۱

دو عاشقوں کا انجام

حضرت نافع بیان کرتے ہیں کہ خلافتِ معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں مدینہ منوّرہ میں وَلیدنامی ایک عورت رہتی تھی اس کا ایک عاشق تھا جس سے اس نے کہا میں تم سے اس وقت تک راضی نہیں ہوں گی جب تک تم فلاں شخص کو قتل نہ کردو۔ اس نے اس کو قتل کیا اور اس عورت نے قتل میں اس کی مدد کی لیکن یہ مرد اور عورت دونوں پکڑے گئے تو مرد کو اسی وقت قتل کردیا گیا اور عورت کو تین مہینے کی مہلت دے دی گئی جب معلوم ہوگیا کہ اس کو حمل نہیں ہے تو اس کو بھی قتل کردیا گیا۔

واقعہ نمبر ۱۲

عاشق بیٹی نے باپ کو قتل کر دیا

بیان کیا جاتا ہے کہ رقاش نامی ایک عورت قبیلہ ایاد بن نزارے سے تعلق رکھتی تھی اس سے اس کا باپ شدید محبت کرتا تھا اس سے شادی کرنے کے لئے اس کی قوم کے ایک آدمی نے پیغام دیا جو کو اس لڑکی نے پسند کیا لیکن لڑکی کے والد نے اس سے شادی سے انکار کر دیا تو لڑکی نے باپ کو زہر دے دیا جب باپ نے موت کو محسوس کیا تو کہا اے رقاش تم نے ایک غیر کیلئے میرا خون کر دیا تمہیں اس کا انجام عنقریب چکھنا ہوگا جب اس کا باپ مر چکا تو اس نے اسی شخص سے شادی کر لی لیکن اس کے خاوند نے اس کی پٹائی کرنے میں دیر نہ کی تو اس سے کسی نے کہا کہ اے رقاش کیا تمہارے خاوند نے پیٹا ہے؟ تو اس نے کہا جس کے مددگار کم ہوں وہ رسوا ہی ہوتا ہے پھر اس کے خاوند نے دوسری شادی کرنے میں بھی دیر نہ لگائی تو اس کو کہا گیا کہ اے رقاش تیرے خاوند نے تم پر ایک اور شادی کر لی اگر تم چاہو تو اس سے طلاق لے لو؟ تو رقاش نے کہا میں شر کے ساتھ ایک اور شر کو نہیں ڈھونڈنا چاہتی ایک شریف عورت کے لئے طلاق جیسی کالک بہت ہوتی ہے۔

نوٹ ایسی عورت جو خواہشِ نفس کو پورا کرنے کے لئے باپ کو مار دے وہ شریف کہاں ہو سکتی ہے ایسی عورت تو ہمیشہ دوزخ میں جلے گی آج کے زمانہ میں بھی بہت سی عورتیں اور مرد ایسے ہیں جو شادی کے لئے ماں باپ اور دوسرے رشتہ دار وغیرہ کو قتل کر دیتے ہیں ایسے لوگ دوزخ میں جلیں گے۔ آج کے زمانہ میں بھی بہت سی عورتیں اور مرد ایسے ہیں جو شادی کے لئے ماں باپ اور دوسرے رشتہ دار وغیرہ کو قتل کر دیتے ہیں ایسے لوگ دوزخ کی آگ سے عبرت پکڑیں مزید یہ کہ ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ دُنیا میں ذلیل و رُسوا کرتا اور کسی نہ کسی عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے۔

میرے پیارے محترم اسلامی بھائیو اور بہنو ! آپ غور فرمائیں اس ظالم بیٹی نے ایک شخص کے عشق میں مبتلا ہو کر سگے باپ کو قتل کر دیا اور جس سے اس نے عشق کیا اس نے بھی اسے دھتکار دیا اور اس نے دوسری شادی کر لی۔ ایسے لوگوں کا یہی انجام ہوتا ہے۔ جو لوگ اپنی خواہشات کے لئے دوسروں کی زندگیوں سے کھیلتے ہیں وہ کبھی بھی سُکھ کا سانس نہیں لے سکتے۔ اس سے وہ لوگ بھی عبرت حاصل کریں جو کرائے کے قاتل ہیں وہ چند ٹکوں کی خاطر لوگوں کی جانیں لیتے ہیں۔ ان لوگوں کا انجام بڑا دردناک ہوتا ہے۔ یہ تو دُنیا کی سزا ہے، آخرت میں ان لوگوں کا کتنا بھیانک انجام ہوگا اللہ تعالیٰ عزوجل ہمیں اپنی پناہ میں رکھے۔ آمین

واقعہ نمبر ۱۳

بُرے کام کا انجام

ابواحمد حسین بن موسیٰ علوی بیان کرتے ہیں کہ ایک بوڑھا میری خدمت کیا کرتا تھا اس نے قسم کھا رکھی تھی کہ کبھی کسی دعوت میں شریک نہ ہوگا میں نے اس سے اس کی وجہ پوچھی تو اس نے کہا کہ بصرہ سے بغداد جا رہا تھا میں نے بصرہ کی کسی سڑک پر سفر شروع کردیا اس پر مجھے ایک شخص ملا اور مجھے میری کنیت کو چھوڑ کر کسی اور کنیت سے مخاطب کیا۔ خوشی اور مسرت کا اظہار کیا اور ننگے پاؤں چلنے لگا پھر مجھ سے کچھ ایسے لوگوں کے بارے میں پوچھنے لگا جن کو میں نہیں جانتا تھا۔ میں پردیسی تھا کسی ٹھکانہ کو بھی نہیں جانتا تھا میں نے سوچا کہ آج رات اس کے پاس رہوں گا اور کل کوئی مکان ڈھونڈ لوں گا تو میں نے اس سے بات کی تو وہ مجھے اپنے گھر لے گیا اور اس وقت میرے ساتھ ایک نیک آدمی بھی تھا اور میری تھیلی میں بہت سے پیسے بھی تھے۔ جب میں اس کے گھر میں داخل ہوا تو مکان کی اچھی حالت دیکھی، متوسط قسم کا مکان تھا وہاں دعوت کا انتظام تھا اور لوگ انگور اور کھجور کے جُوس نوش کر رہے تھے۔ پھر وہ خود تو کہیں چلا گیا اور مجھے اپنے کسی دوست کے حوالے کردیا وہ لوگ جو وہاں موجود تھے ان میں ایک خوبصورت لڑکا بھی تھا جب ہم اپنے اپنے بستروں پر سونے کے لئے چلے گئے تو میں نے اپنی وہاں رہائش کرنے پر افسوس کیا باقی لوگ تو سو گئے جب کافی وقت گذر گیا تو میں نے ان لوگوں میں سے ایک ایک آدمی کو دیکھا جو اس لڑکے کے پاس گیا اور اس سے بدفعلی کی پھر واپس اپنی جگہ آ گیا اور یہ شخص اس لڑکے کے دوست کے قریب سویا ہوا تھا پھر لڑکے کا دوست اٹھا اور اس کو جگایا تو لڑکے نے اس کو کہا اب کیا چاہتے ہو؟ ابھی کچھ دیر پہلے تو میرے پاس نہیں تھے اور تم نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے کہا نہیں میں نے ایسا نہیں، تو اس نے کہا پھر وہ کون تھا جو میرے پاس کچھ دیر پہلے آیا تھا میں نے یہی سمجھا تھا کہ تم ہو اس لئے میں نے کوئی حرکت نہیں کی اور میں نہیں مانتا کہ تمہارے سامنے کوئی اور ایسی جرات کرسکتا ہے تو وہ جوان حملہ آور ہوا اور اس شخص کے پیٹ میں چھرا گھونپ دیا اور اتفاق سے یہ کہ اس نے ایسے خیانتی کو ہی قتل کیا اور میں گھبراہٹ کے مارے کانپ رہا تھا اگر وہ مجھ سے ابتداء کرتا اور مجھے کانپتے ہوئے دیکھتا تو مجھے قتل کردیتا اور وہ یہی سمجھتا کہ میں نے یہ غلط کام کیا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے میری زندگی چاہی تھی تو اس نے اس خبیث سے انتقام لے لیا اس نے اپنا ہاتھ اس کے دل پر رکھا تو وہ دھڑک رہا تھا لیکن سونے کی شکل اختیار کر رکھی تھی اس کو امید یہی تھی کہ میں بچ جاؤں گا لیکن اس نے اس کے دل میں چھرا گھونپ دیا اور منہ بند کردیا وہ شخص تڑپا اور پھر ٹھنڈا ہو گیا اور اس شخص نے لڑکے کا ہاتھ پکڑا اور چلا گیا۔

واقعه نمبر ١٤

عاشق کا دردناک انجام

لیث بیان کرتا ہے کہ ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک نوجوان لڑکا لایا گیا جو کسی راستہ میں قتل ہوا پڑا تھا۔ آپ نے اس کے بارے میں بہت کوشش کی مگر کچھ معلوم نہ ہوسکا اور یہ بھی معلوم نہ ہوا اس کو کس نے اور کیوں قتل کیا ہے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو انتہائی مشکل ہوئی انہوں نے دعا فرمائی **اللھم اظفر نی بقاتلہ** ''اے اللہ! اس کے قاتل تک پہنچنے میں مجھے کامیاب کر۔'' حتیٰ کہ اس طرح سے تقریباً ایک سال گزر گیا اور اس مقتول کی جگہ ایک نومولود بچہ پڑا پایا گیا جب اس کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پیش کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اب میں مقتول کے قاتل تک پہنچ جاؤں گا ان شاء اللہ۔

چنانچہ بچہ کھیلنے کودنے لگ گیا تو ایک لونڈی آئی اور اس عورت کو کہا کہ میری مالکن نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے تاکہ تم یہ بچہ بھیج دو اور وہ دیکھ کر تمہیں واپس کر دے۔ اس عورت نے کہا کہ بہت اچھا اس کو لے جاؤ میں بھی تمہارے ساتھ چلوں گی چنانچہ وہ بچہ کو لیکر چلی اور یہ عورت بھی اس کے ساتھ ساتھ چلی حتیٰ کہ اس کی مالکن کے پاس پہنچ گئی جب اس نے دیکھا تو اس کو اٹھا کر چوما اور اپنے سینے سے لگا لیا یہ ایک انصاری صحابی کی بیٹی تھی۔ چنانچہ اس عورت نے اس کی خبر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تلوار اُٹھائی اور کے گھر کو روانہ ہوئے تو اس کے والد کو دیکھا جو اپنے گھر کے دروازے سے ٹیک لگا کر بیٹھے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا اے فلاں کے باپ تمہاری بیٹی نے کیا کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ امیر المومنین کو جزائے خیر عطا فرمائے وہ تو دوسرے لوگوں سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے اور اپنے باپ کے حق میں بہتر پہچانتی ہے اور اس کے ساتھ وہ دین کی پابندی کے ساتھ نماز روزہ کو بھی عمدہ سلیقہ سے ادا کرتی ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ اس کے پاس جا کر اس کو نیکی کی خوب ترغیب دوں۔ اس نے کہا کہ اے اللہ تعالیٰ امیر المومنین کو جزائے خیر عطا کرے۔ آپ میرے واپس آنے تک اپنی جگہ پر ٹھہریں۔ پھر اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آنے کی اجازت طلب کی جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ داخل ہوئے تو ان کے پاس جتنے لوگ تھے ان سب کو چلے جانے کا فرمایا وہ سب چلے گئے۔ اب صرف حضرت عمر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور لڑکی اس کمرہ میں رہ گئے ان کے پاس اور کوئی شخص نہیں تھا۔ اب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تلوار سونتی اور فرمایا سچ سچ بتا دو، ورنہ عمر (رضی اللہ عنہ) جھوٹ سننے کا عادی نہیں۔ تو اس نے کہا اے امیر المومنین! آہستہ اور اپنے وقار کو قائم رکھیں، اللہ کی قسم! میں سچ کہوں گی۔

ایک بڑھیا میرے پاس آیا کرتی تھی میں نے اس کو ماں بنا رکھا تھا اور وہ میرے کام کر دیا کرتی تھی جو میری والدہ کرتی تھی اور اس طرح سے میں اس کی بیٹی بنی ہوئی تھی، پھر وہ اس طرح سے کافی عرصہ تک رہتی رہی، پھر اس نے کہا کہ اے بیٹی مجھے ایک سفر پر جانا ہے اور ایک جگہ پر میری ایک بیٹی ہے میں اس کے بارے میں فکر مند ہوں، میں چاہتی ہوں کہ اپنے سفر سے واپسی تک اس کو

تمہارے پاس چھوڑ جاؤں، اس کا ارادہ اپنے بیٹے کا تھا جو جوان تھا مگر اس کی داڑھی مونچھ نہیں آئی تھی اس کی شکل لڑکی جیسی تھی، جب وہ میرے پاس لائی تو مجھے یقین ہوگیا کہ یہ لڑکی ہی ہے اور اس نے میرا وہ جسم کا حصہ بھی دیکھا جس کو ایک عورت دوسری عورت سے دیکھ سکتی ہے حتی کہ اس نے ایک دن مجھے بے فکر پایا جب کہ اس وقت میں سوئی ہوئی تھی اور مجھے معلوم نہ ہوا کہ وہ میرے اوپر تھا اور مجھ سے مل چکا تھا، تو میں نے اپنا ہاتھ چھری کی طرف بڑھایا جو کہ میرے پہلو میں رکھی ہوئی تھی اور اس کو قتل کر دیا۔ پھر میں نے اس کے بارے میں حکم دیا تو اس کو وہاں پر ڈالا گیا جہاں پر آپ نے دیکھا پھر مجھے یہ بچہ پیدا ہوا جب یہ پیدا ہوا میں نے اس کو بھی اس کے باپ کی جگہ پر پھینک دیا۔ پس یہ واقعہ ہے اللہ کی قسم جو میں نے آپ کو بتلایا ہے۔

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم نے سچ کہا اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال میں بَرَکت عطا فرمائے پھر اس کو وصیت اور نصیحت فرمائی اور اس کے لئے دُعا کی اور اس کے والد سے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہارے لئے تمہاری بیٹی میں بَرَکت عطا کرے۔ تمہاری بیٹی بہت نیک ہے۔ تو بوڑھے نے کہا اے امیر المومنین! اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے ساتھ لگا کے رکھے اور تمہاری رعایا کی طرف سے تمہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

واقعہ نمبر ۱۵

ایک نیک خاتون اور عشق

محمد بن زیاد اعرابی ذِکر کرتے ہیں کہ عرب کا ایک شخص قبیلہ باہلہ کی ایک عورت کا مہمان ہوا، اس عورت کا خاوند اس کے پاس نہیں تھا اس لئے اس نے خود اس کا بستر بنایا اور خاطر تواضع کی۔ جب اس مرد نے اس عورت کے پاس اور قریب قریب کسی کو نہ دیکھا تو اس سے اپنا ارادہ ظاہر کیا تو وہ اس سے ڈر گئی اور اس سے کہا تم کچھ دیر ٹھہرو میں تمہارے لئے بستر ٹھیک کردوں پھر اس نے جلدی سے جا کر ایک چھری اٹھائی اور اس کو چھپا دیا جب سامنے آئی اور مرد نے اس کو دیکھا تو اُچھل کر اس کی طرف پہنچا اور عورت نے وہ چھری اس کے پیٹ میں گھونپ دی لیکن جب اس کا خون دیکھا تو غش کھا کر گر گئی اور وہ جوان بھی مُردہ ہوکر گر گیا جب اس کے گھر والوں میں سے کوئی آیا تو عورت کو اس حالت میں دیکھا تو اُٹھا کر بٹھا دیا حتی کہ اس کو افاقہ ہوگیا۔

واقعہ نمبر ۱۶

عابد اور عاشق خاتون

حضرت احمد بن سعید عابد کے والد بیان کرتے ہیں کہ ہمارے ساتھ کوفہ میں ایک جوان عبادت گزار تھا ہر وقت مسجد میں ملتا تھا اس سے باہر نہیں نکلتا تھا۔ شکل وصورت اور قد کاٹھ میں خوبصورت اور نیک سیرت تھا، ایک مرتبہ اس کو ایک حسینہ اور عقلمند عورت نے دیکھ لیا اور اس کے عشق کا دم بھرنے لگی اور ایک مدت تک وہ اس حالت میں رہی ایک دن وہ اس نوجوان عابد کے راستہ پر کھڑی ہوگئی اس کا مقصد یہ تھا کہ میں (اس کے گھر کی طرف جانے سے) اس کا گھر دیکھ لوں گی، اس نے کہا، اے جوان! میری چند باتیں سن لو جو میں تم سے کہنا چاہتی ہوں پھر جو چاہو کرو، لیکن وہ جوان چلا گیا اور اس سے بات تک نہ کی، پھر دوسری دفعہ وہ اس کے راستہ پر جا کھڑی ہوئی کہ اس کا گھر دیکھوں گی، اس نے پھر کہا اے جوان! میری بات سن میں تم سے کچھ کہنا چاہتی ہوں تو اس نے کچھ دیر سر جھکایا اور اس سے کہا یہ تہمت کی جگہ ہے (لوگ سر عام مجھے تمہارے دیکھیں گے تو کیا کہیں گے) میں محل تہمت بننے سے گھبراتا ہوں۔ عورت نے کہا اللہ کی قسم میں تمہارے حال سے خوب واقف ہوں میں ویسے ہی اس جگہ پر نہیں کھڑی ہوئی اللہ کی پناہ ہو کہ اللہ کے نیک بندے میرے جیسی عورتوں کی طرف نگاہ اُٹھائیں۔ اللہ کی قسم! مجھے تمہاری ملاقات پر میرے نفس کے سوا کسی شے نے مجبور نہیں کیا، میں جانتی ہوں اتنا معمولی سا تعلق بھی لوگوں کے نزدیک بہت بُرا ہے، تم نیک لوگ آئینہ کی مثل ہو، جن کو ادنیٰ سی غلطی عیب لگا دیتی ہے میں جو کچھ تم سے کہنا چاہتی ہوں اس کا خلاصہ یہ ہے کہ میرے جسم کے تمام عضو تیری طرف مشغول ہیں لیکن میں کہاں اور آپ کہاں؟ لیکن وہ جوان اپنے گھر کی طرف روانہ ہوگیا اور نماز پڑھنے کا ارادہ کیا مگر سمجھ میں نہ آیا کہ کیسے نماز پڑھے۔ چنانچہ اس نے کاغذ اٹھایا اور اس پر ایک خط لکھا پھر اپنے گھر سے نکلا تو وہ عورت اسی جگہ پر کھڑی تھی اس نے خط اس عورت کو دیا۔ خط میں لکھا ہوا تھا۔

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، اے عورت جان لو! جب اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی جاتی ہے تو وہ بردباری کرتا ہے، پھر جب دوبارہ گناہ کرتا ہے تو اس کی پردہ پوشی کرتا ہے، لیکن جب کوئی گناہ کو اوڑھنا بچھونا بنا لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر زیادہ ناراض ہوتا ہے کہ اس کی ناراضگی کو سب آسمان، زمین، پہاڑ، درخت اور جانور بھی برداشت نہیں کر سکتے پھر اور کس میں اتنی طاقت ہے کہ اس کو برداشت کرے۔ پس تو نے جو کچھ بیان کیا ہے باطل ہے میں تمہیں وہ دن یاد دِلاتا ہوں جس میں آسمان پگھل جائے گا، پہاڑ رُوئی کی طرح دھنی جائیں گے اور سب مخلوقات اللہ جبار عظیم کے غلبہ کے سامنے گھٹنے ٹیک دیں گے۔ اللہ کی قسم! میں اپنے نفس کی اِصلاح میں کمزور واقع ہوا ہوں اور دوسروں کی اصلاح کیسے کر سکتا ہوں۔ اور اگر تو نے جو کچھ بیان کیا ہے دُرست ہے تو میں تمہیں ایسے ڈاکٹر کا پتہ دیتا ہوں جو بیمار کن زخموں اور توڑ دینے والے دَردوں کے لئے زیادہ لائق ہے اور یہ اللہ رب العالمین کی ذاتِ گرامی ہے تم سچی

طلب کے ساتھ اس کے سامنے حاضری دو میں تم سے بے تعلق ہوں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی وجہ سے، ترجمہ ''اور آپ ایک قریب آنے والی مصیبت کے دِن (یعنی روزِ قیامت سے ڈرایئے جس وقت کلیجہ مُنہ کو آئیں گے غم سے) گھٹ گھٹ جائیں گے، (اس روز) ظالموں (یعنی کافروں) کا نہ کوئی ولی دوست ہوگا اور نہ کوئی سفارشی جس کا کہا مانا جائیگا (اور) وہ (ایسا ہے کہ) آنکھوں کو جانتا ہے اور ان (باتوں) کو بھی جو سینوں میں پوشیدہ ہیں (جن کو دوسرا نہیں جانتا، مطلب یہ ہے کہ وہ بندوں کے تمام کھلے اور چھپے اعمال سے باخبر ہے جن پر سزا یا انعام موقف ہے)۔ سورۃ مومن ۱۸، ۱۹) اس لئے اس آیت سے کہاں بھاگا جاسکتا ہے۔'' پھر چند دِنوں کے بعد وہ عورت دوبارہ آئی اور اس کے راستہ پر کھڑی ہوگئی۔ جب اس جوان نے اس کو دُور سے دیکھا تو اپنے گھر لوٹ جانے کا ارادہ کیا تا کہ اس کو نہ دیکھے۔ تو عورت نے کہا اے جوان! تم واپس نہ جاؤ اس کے بعد کبھی ہماری ملاقات نہیں ہوگی سوائے اللہ کے سامنے کی ملاقات کے پھر وہ بہت روئی اور کہنے لگی میں اس اللہ تعالیٰ سے سوال کرتی ہوں جس کے ہاتھ میں تیرے دل کی اختیارات ہیں کہ مجھ پر جو معاملہ مشکل ہوگیا وہ اس کو آسان کردے پھر وہ عورت اس کے پیچھے آئی اور کہا مجھے اپنی طرف سے کچھ نصیحت کرکے احسان کرتے جاؤ، مجھے کچھ نصیحت کرو جس پر میں عمل کرتی رہوں۔

جوان نے اس سے کہا کہ میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے نفس کو اپنے سے محفوظ رکھو اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو یاد کرو ''اور وہ (اللہ تعالیٰ) ایسا ہے کہ (اکثر) رات میں (سونے کے وقت) تمہاری روح (نفسانی) کو (جس سے احساس وادراک متعلق ہے) ایک گونہ قبض کرلیتا ہے (یعنی معطل کردیتا ہے) اور جو کچھ تم دن میں کرتے ہو اس کو جانتا ہے۔ (سورۃ انعام ، ۶۰)

تو اس عورت نے سر جھکالیا اور پہلی دفعہ کے رونے سے بھی زیادہ روئی، پھر جب ہوش میں آئی تو اپنے گھر جا کر بیٹھ گئی اور عبادت شروع کردی۔ اس کو جب کبھی نفس ستاتا تو خط اُٹھاتی اور اپنی آنکھوں پر رکھتی تھی جب اس کو کہا جاتا کہ تمہیں اس سے کچھ فائدہ ہوتا ہے؟ تو وہ کہتی کہ اس کے سوا میرے لئے کوئی علاج بھی نہیں ہے؟ جب رات ہوتی تو یہ اپنے محراب میں (عبادت کے لئے) کھڑی ہوجاتی اور اس کی یہی حالت رہی یہاں تک کہ اسی صدمہ کو ساتھ لے کر فوت ہوگئی۔ پھر یہ جوان اس عورت کو یاد کرکے اس پر رویا کرتا تھا، جب اس سے پوچھا جاتا کہ تم کیوں روتے ہو حالانکہ تم نے خود ہی تو اس کو مایوس کیا تھا؟ تو وہ کہتا میں نے اپنی طمع کو پہلی مرتبہ ذبح کردیا تھا اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کا (صبر کرنے کی وجہ سے) ذخیرہ کرلیا تھا پھر مجھے اللہ تعالیٰ سے شرم آجاتی تھی کہ جو میں نے اس کے پاس ذخیرہ کرکے رکھا تھا اس کو واپس لے لو۔

میرے محترم اسلامی بھائیو اور بہنو ! آپ نے پڑھا کہ کتنے بہترین انداز میں اس عابد مبلّغ نے ایک ایسی خاتون کو اللہ عزّوجل کا عاشق بنادیا جو کہ اس کے عشق میں مبتلا ہو کر بدکاری کی خواہش رکھتی تھی۔اس واقعہ سے وہ اسلامی بھائی اور بہنیں بھی عبرت حاصل کریں جو صرف اپنی شخصیت سے لوگوں کو متاثر کرکے اپنا گرویدہ بنانے کی صلاحیت رکھتے ہیں کسی کو اپنا گرویدہ بنانے کے بجائے اللہ تعالٰی عزّوجل اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا عاشق بنانا چاہیئے اور اسے **دعوتِ اسلامی** کا گرویدہ بنائیں تاکہ وہ اس اچھے ماحول سے وابستہ ہو کر دعوتِ اسلامی کا پیغام دُنیا کے چپہ چپہ میں پھیلائے۔اللہ تعالٰی عزّوجل ہمیں زندگی بھر **دعوت اسلامی** کے ماحول سے وابستہ رکھے اور قیامت کے دن بھی سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے اُٹھائے۔

آمین

واقعہ نمبر ۱۷

عاشق اور عبادت گزار لڑکی

ایک بزرگ بیان کرتے ہیں کہ ان کے شہر طائف (سعودی عرب) میں ایک عبادت گزار صاحب سخاوت اور تقویٰ والی لڑکی رہتی تھی اور اس کی ماں اس سے بھی زیادہ نیک تھی اور عبادت میں بہت مشہور تھی۔یہ دونوں لوگوں سے میل جول کم رکھتی تھیں ان کا طائف کے ایک شخص کے پاس تجارت کا سامان تھا جو ان کے لئے تجارت کرتا تھا اور جو نفع ہوتا اس کو ان عورتوں کے پاس لے جاتا تھا۔ایک دن اس نے اپنے بیٹے کو ان کے کسی کام کے لئے ان کے پاس روانہ کردیا یہ لڑکا خوبصورت بھی تھا اور خود کو صاف ستھرا کرکے رکھتا تھا اس نے جا کر دروازہ کھٹکایا تو اس لڑکی کی ماں نے پوچھا کون ہے؟ اس نے کہا میں فلاں آدمی کا بیٹا ہوں۔اس نے کہا کہ اندر آجاؤ تو وہ اندر چلا گیا،اس کی بیٹی بھی اس کمرہ میں موجود تھی اس کو لڑکے کے آنے کا علم نہ ہوا جب وہ لڑکا اس کے پاس بیٹھا تو اس کی بیٹی بھی آگئی اس نے یہی سمجھا تھا کہ یہ ان کی کوئی عورت ہے (کیونکہ اس کی داڑھی مونچھ بھی نہیں آئی تھی اور مَردوں میں بال رکھنے کا رواج بھی عام تھا) حتیٰ کہ اس لڑکے کے سامنے بیٹھ گئی۔جب اس نے لڑکے کو دیکھا تو فوراً اُٹھ گئی لیکن اتنے میں لڑکے نے بھی اس کو دیکھ لیا تھا کہ یہ لڑکی تمام عرب میں زیادہ حسین ہے چنانچہ اس کے دل میں لڑکی سے محبت ہوگئی اور وہ وہاں سے نکل گیا لیکن سمجھ میں نہ آیا کہ کدھر جائے پھر اس نے پگلنا شروع کردیا اور تنہائی پسند ہوگیا اور اتنا فکر میں ڈوبا کہ بے ہوش ہو کر اپنے بستر پر گرگیا اس کے باپ نے ڈاکٹر بلوائے اور ہر ایک اس کی دوا تجویز کرنے لگا جب اس کی بیماری نے طول پکڑا تو اس کے باپ نے قبیلہ کے لڑکے بلوائے اور وہ لوگ بھی جن سے اس لڑکے کو انس تھا اور ان سے کہا تم اس سے علیحدگی میں پوچھا اس کو کیا مرض ہے؟ شاید کہ یہ تم لوگوں کو اپنے مرض کا بتادے چنانچہ وہ اس کے پاس آئے اور اس سے پوچھا تو اس نے کہا اللہ کی قسم مجھے تو کوئی ایسی بیماری نہیں جس کو میں جانتا ہوں اور تم کو بیان کروں تم تھوڑی باتیں کرو یہ لڑکا سمجھدار تھا جب اس کی دھڑکن تیز ہوئی تو اس نے

اپنے گھر کی ایک عورت کو بلایا اور کہا میں تمہیں ایک ایسی بات بتاتا ہوں جو میں نے کسی کو نہیں بتائی اب چونکہ مجھے زندگی سے ناامیدی ہو چلی ہے اس لئے تمہیں بتاتا ہوں وہ بھی اس شرط پر اگر تم اس کو چھپانے کی مجھے ضمانت دو تو ورنہ میں صبر کروں گا کہ اللہ تعالیٰ میرے معاملہ میں فیصلہ کردے اللہ کی قسم میں نے تم سے پہلے کسی کو نہیں بتائی اگر تم ضمانت دو کہ اپنے بعد کسی کو نہیں بتاؤ گی یہ بلا جو مجھ پر نازل ہوئی ہے یقیناً مجھے مار ڈالے گی مجھ پر لازم ہے کہ میں جس سے محبت کرتا ہوں اس کی عزت پر حرف نہ آنے دوں اور اس کے معاملہ میں لوگوں کے بہت طعن وتشنیع کرنے سے ڈرتا ہوں وہ کہاں اور میں کہاں، تم اس راز کو اپنے سینے میں چھپا کر رکھنا۔اس عورت نے کہا اے میرے بچے کہو۔اللہ کی قسم! میں جب تک زندہ رہوں گی تیرے صدمہ کو چھپا کر رکھوں گی تو اس نے کہا میرا واقعہ ایسا ایسا ہے اس نے کہا اے بیٹے تم نے ہمیں پہلے کیوں نہ بتایا؟ لڑکے نے کہا میرا کون ہے؟ اس کو حاصل کرنے کا کیا طریقہ ہے؟ تم تو اس لڑکی کی حالت اور بہت زیادہ عبادت کو خوب جانتی ہو عورت نے کہا ارے بیٹے! یہ میرے ذمہ رہا میں تمہارے پاس ایسی خبر لاؤں گی جس سے تم خوش ہو جاؤ گے۔پھر اس عورت نے اپنے نئے کپڑے پہنے اور لڑکی کے گھر میں آئی اور اندر جا کر اس کی ماں کو سلام کیا اور فوراً وہ حادثہ کہہ سنایا تو اس کی ماں نے اس لڑکے کا حال اور اس کے اضطراب کو پوچھا تو عورت نے کہا کہ اللہ کی قسم میں نے دُکھ درد دیکھے ہیں مگر اس کے درد جیسا درد کسی میں نہیں دیکھا اور مزید یہ کہ اس کا درد بڑھتا اور ترقی کرتا چلا جا رہا ہے اور یہ لڑکا اس حال میں صبر کر رہا ہے کسی سے شکوہ نہیں کرتا۔لڑکی کی ماں نے پوچھا تم نے اس کے لئے ڈاکٹر نہیں بلوائے عورت نے کہ کہ اللہ کی قسم! اس مرض کو کوئی ڈاکٹر ختم نہیں کر سکے گا۔پھر یہ عورت اس سے اُٹھ کر لڑکی کے پاس گئی اس کو سلام کیا اور فوراً ہی اس کو سارا واقعہ کہہ سنایا، اس لڑکی تک اس سے پہلے بھی خبر پہنچ چکی تھی اس لڑکی نے سمجھ لیا کہ یہ مسئلہ میری وجہ سے کھڑا ہوا ہے، چنانچہ اس عورت نے لڑکی سے کہا اے بیٹی! تم نے اپنی جوانی بوسیدہ کردی اور زندگی کے دِن اس حال میں گزار دیئے؟ لڑکی نے کہا اے چچی تم مجھ پر کون سا بُرا حال دیکھتی ہو؟ عورت نے کہا نہیں بیٹی لیکن تمہاری طرح کی عورت کو دنیا میں خوش رہنا چاہئے اور جس تھوڑے سے کو اللہ تعالیٰ نے حلال کیا ہے اس سے فائدہ اُٹھانا چاہئے اور اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی نہ چھوٹے اس طرح سے اللہ دونوں جہانوں کی نعمتیں تمہارے لئے جمع کر دے۔لڑکی نے کہا اے چچی! کیا یہ دُنیا کا گھر باقی رہنے والا ہے جس پر بدن کے اعضاء کر بیٹھیں اور اللہ تعالیٰ کو اس کا آدھا دے دیا جائے اور دنیا کو بھی اس کا آدھا دے دیا جائے یا یہ دُنیا کا گھر فنا ہونے والا ہے؟ عورت نے کہا نہیں بلکہ اے بیٹی یہ فنا کا گھر ہے لیکن اللہ نے اس میں اپنے بندوں کیلئے کچھ اوقات ایسے بنائے ہیں جو اس کی طرف سے اپنی جان پر صدقہ کرنے کے ہیں تم اس سے کچھ حاصل کر سکتی ہو جس کو اللہ نے حلال کیا ہے۔لڑکی نے کہا تم نے سچ کہا لیکن اللہ کے کچھ بندے ایسے ہیں جن کے نفسوں میں اطمینان ہے اور وہ عبادت پر صبر کرنے میں راضی ہو گئے ہیں تا کہ ان کو بہت بڑا مرتبہ نصیب ہو، تمہارا اس طرح سے میرے ساتھ بات کرنا اس بات کا پتہ دیتا ہے کہ اس

کی کوئی خاص وجہ ہے جس نے تجھے میرے پاس اس طرح سے مناظرہ کرنے پر اکسایا ہے اللہ کی قسم میں تو آج سے پہلے تمہیں یہ سمجھتی تھی کہ تم مجھے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے میں اور پاکیزہ اعمال کر کے اللہ کے مقرب بننے میں مزید حرص دلاؤ گی لیکن میں نے تمہارے بارے میں جو کچھ سمجھا تھا تم اس سے بدل گئی ہو تم مجھے بتاؤ کیا خبر لائی ہو؟ عورت نے کہا اے بیٹی! فلاں لڑکے کا ایسا ایسا حال ہے۔ لڑکی نے کہا میں نے پہلے ہی سمجھ لیا تھا تم اس کو میری طرف سے سلام کہہ دینا اور کہنا کہ اے بھائی! میں نے اپنے آپ کو ایسے مالک کے ہاں ہبہ کیا ہے جو ان سب سے بڑا ہے جو بڑے بڑے انعام واکرام کرنے والے ہیں، اور وہ اس بندہ کا مددگار ہے جو سب سے کٹ کر اسی کا ہو رہے اور اس کی عبادت کرے اب ہبہ ہو جانے کے بعد واپسی کی کوئی سبیل نہیں ہے اب تم محبت کے ساتھ اپنے اللہ کا وسیلہ پکڑو اور جتنے گناہ کر کے اپنے لئے آگے روانہ کر چکے ہو ان کی معافی کے لئے اللہ کے سامنے عاجزی اور زاری کرو اس نیکی کے بدلہ میں جو تم نے اللہ کے حضور پیش نہیں کی یہ پہلا موقع ہے جو تجھ پر اللہ سے سوال کرنا لازمی ہے اور میرے سامنے بھی یہ پہلا موقع ہے کہ میں تجھے نصیحت کروں جب تو نے اللہ کی عبادت شروع کردی تو اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ کم کرے گا اور دلوں کی شہوت اور سینوں کے خیالات سے تجھے آزادی نصیب ہوگی کیونکہ اس انسان کو زیب نہیں دیتا جو اپنے خدا کا نافرمان ہو اور گناہوں اور معافی مانگنے کو بھول جائے اور دنیاوی خواہشات پوری ہونے کی دعا کرنے لگے۔

اے بھائی! خود کو گناہوں کی گھاٹیوں سے بچا اور تو اللہ کے فضل سے مایوس نہیں ہو سکتا اگر وہ تجھے صرف اپنا بننے والا دیکھے تو ہو سکتا ہے کہ وہ تجھے اور مجھے ملا دے لیکن میں نے تمہیں جو کچھ بتایا ہے اس کو اپنی دونوں آنکھوں کے درمیان میں سمجھ لے آئندہ مجھ سے اس بارے میں گفتگو نہ کرنا میں تمہیں جواب نہیں دوں گی والسلام۔

اب وہ عورت اُٹھ کھڑی ہوئی اور جا کر اس جوان کو سارا جواب سنا دیا تو لڑکا بہت رویا تو عورت نے کہا اللہ کی قسم! اے بیٹے میں نے کسی عورت کو نہیں دیکھا جس کے سینے میں اللہ تعالیٰ رہتا ہو اس عورت کی طرح، اب تم وہی کرو جس کا اس نے تمہیں حکم دیا ہے اللہ کی قسم اس نے نصیحت کرنے کی کوئی کسر نہیں چھوڑی، اب تم خود کو ہلاکت کے کاموں میں مت ڈالو ورنہ اس وقت شرمندگی اٹھاؤ گے جب شرمندگی سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا، اے بیٹے! اگر میں کوئی حیلہ اور جانتی جس سے تیرا کام بن جاتا تو میں وہ بھی کر گزرتی لیکن میں نے اس لڑکی کو دیکھا ہے اس نے اپنی دونوں آنکھوں کے سامنے اللہ تعالیٰ کو بسا رکھا ہے، اب اس کو دنیا کی زینت کی طرف کون پھیر سکتا ہے اس پر وہ تو جوان رونے لگا اور کہنے لگا میں وہ کیسے کر سکتا ہوں جس کی اس نے دعوت دی ہے اور پتہ نہیں وہ آخری وقت کب آئے گا جب ہم دونوں ایک دوسرے سے ملیں گے۔

پھر اس کا درد تیز ہو گیا جب اس کو لوگوں نے دیکھا کہ اس کو کچھ آرام و قرار نہیں تو اس کو ایک کمرے میں بند کر دیا اور انہوں نے یہی گمان کیا اس کو عشق کا مرض ہے۔ چنانچہ یہ کبھی کبھار آزاد ہو کر گھر سے نکل جاتا اور بچے اس کے اردگرد جمع ہو کر کہا کرتے تھے ''عشق سے مرجا'' ''عشق سے مرجا'' تو وہ یہ شعر کہتا تھا۔

(۱) کیا میں تمہیں وہ بتادوں جس نے مجھے پریشان کر رکھا ہے یا صبر کرلوں جو جوان کے لئے ایسے وقت میں بہتر ہے۔

(۲) اس پر سلام ہو جس کا میں نام نہیں لیتا اگرچہ وہ پرندہ کی طرح کسی جنگل میں پھینک دیا جاؤں۔

(۳) اے بچو! اگر تم عشق کا مزہ چکھ لو تو تم بھی یقین کرلوگے کہ میں سچ کہتا تھا۔

(۴) میں اس سے محبت کی خاطر تم سے بھی محبت کرتا ہوں حالانکہ میں تمہیں دیکھ رہا ہوں کہ تم مجھے تنگ کرنے کیلئے کہہ رہے ہو اے بہادر! اس کے عشق میں مرجا۔

(۵) تم نے مجھ سے انصاف نہیں کیا اور نہ اس نے انصاف کیا۔ کچھ تو ترس کھاؤ ہائے تم ہلاک ہو جاؤ مجھ جوان پر سختی نہ کرو۔

چنانچہ جب اس کے گھر والوں کو یقین ہو گیا کہ اسے عشق کا مرض ہے تو اس سے اس کا واقعہ پوچھنے لگے لیکن وہ ان کو نہیں بتاتا تھا اور اس بڑھیا نے بھی اس کا واقعہ چھپا رکھا چنانچہ انہوں نے اس کو پکڑ کر ایک کمرہ میں بند کر دیا اور وہ اسی میں مر گیا۔

واقعہ نمبر ۱۸

بدنصیب عاشق

ابو مسکین ذکر کرتے ہیں کہ قبیلہ یتیم کے ایک نوجوان کی اونٹنی گم ہو گئی تھی یہ اس کو تلاش کرنے کیلئے بنی شیبان کے قبیلہ میں گیا، یہ اس کو ڈھونڈ ہی رہا تھا کہ اس کی نظر ایک لڑکی پر پڑ گئی یہ لڑکی حسن و جمال میں سورج کی طرح تھی۔ یہ اسی وقت اس کا عاشق ہو گیا جب یہ اپنی قوم میں واپس لوٹا تو عقل کھو چکا تھا، اس میں اتنی سکت نہیں تھی کہ اپنے قبیلہ میں پہنچ سکے جب رات ہوئی تو اس نے کہا کہ شاید میں اس کو ایک نظر دیکھ کر چین لے سکوں، چنانچہ اس لڑکی کے پاس آیا جب کہ وہ بیٹھی ہوئی تھی اور اس کے بھائی اس کے گرد سوئے ہوئے تھے اس نے لڑکی کو مخاطب کر کے کہا اے میری آنکھوں کی ٹھنڈک اللہ قسم! شوق نے میری عقل کو برباد کر دیا ہو اور زندگی کو بھی تلخ کر دیا ہے تو لڑکی نے کہا تم اسی حالت میں واپس ہو جاؤ ورنہ میں اپنے بھائیوں کو جگادوں گی اور وہ تجھے قتل کر دیں گے لڑکے نے کہا میں جس حالت میں ہوں اگر اس میں تیرے بھائی مجھے ماردیں تو یہ میرے لئے زیادہ آسان ہے۔ لڑکی نے کہا کہ قتل سے زیادہ سخت بھی کوئی چیز ہے؟ لڑکے نے کہا ہاں تیری محبت جس میں گرفتار ہو چکا ہوں، لڑکی نے کہا پھر تم کیا چاہتے ہو؟ اس نے کہا تم اپنا ہاتھ مجھے پکڑاؤ تا کہ میں اس کو اپنے سینے پر رکھ لوں بس اور اس کے ساتھ میں تم سے اللہ تعالیٰ سے عہد کرتا ہوں کہ واپس چلا جاؤں گا تو لڑکی نے ایسا کیا اور یہ واپس لوٹ گیا پھر جب اگلی رات آئی تو یہ پھر آیا اور اس لڑکی کو سابقہ

حالت میں دیکھا تو لڑکی نے اس سے وُہی بات دہرائی تو لڑکے نے کہا تم مجھے اپنے ہونٹ چومنے دو پھر میں واپس چلا جاؤں گا جب لڑکی یہ کیا تو اس کے دل میں آگ کا شعلہ بھڑک اٹھا اور یہ ہر رات لڑکے کی طرف متوجہ ہونے لگی جس کو لڑکی کے قبیلہ کے لوگوں نے اور بھائیوں نے بُرا محسوس کیا اور کہنے لگے اس کتے کو کیا ہوگیا ہے جو اس پہاڑ میں رہتا ہے اور ہمارے پاس آتا جاتا ہے۔ چنانچہ وہ ایک رات اس کو پکڑنے کے لئے بیٹھ گئے تو لڑکی نے اس کو پیغام روانہ کیا لوگ تجھے قتل کرنا چاہتے ہیں تم خود کو غفلت سے بچا کے رکھو پھر اس رات خوب بارش ہوئی اور ان دونوں کے درمیان رُکاوٹ ہوگئی اور خود پسندیدہ نظروں سے دیکھ کر خواہش کی میں اس کو اسی حالت میں ملوں چنانچہ اس نے اپنی ایک ہم جولی سے کہا جو اس کی رازدار تھی اے فلانی تم میرے ساتھ اس کے پاس چلو، چنانچہ یہ دونوں اس کو ملنے کے ارادہ سے نکل کھڑی ہوئیں اس وقت یہ لڑکا تلاش کے خوف سے پہاڑ پر چھپا ہوا تھا جب اس نے دو شخصوں کو چاندنی رات میں چلتے ہوئے دیکھا تو اس نے یہی سمجھا کہ یہ میرے پکڑنے والوں میں سے ہیں چنانچہ اس نے ایک تیر نکالا اور اپنے والی کا نشانہ کر کے سیدھا لگا دیا اور وہ خون میں لت پت مُنہ کے بل گر پڑی اور عشق کے انجامِ بد تک پہنچ گئی اور پھڑک پھڑک کر مرگئی جب اس لڑکے نے اس کو غور سے دیکھا تو کہا۔

(۱) جس مصیبت سے ڈرتا تھا اس کے واقع ہونے سے کوا کائیں کائیں کرنے لگ گیا حالانکہ قضا کا لکھا کوئی نہیں مٹا سکتا۔

(۲) اب تُو روتا ہے حالانکہ تُو نے ہی تو اس کو مار ڈالا ہے اب یا تو صبر کر یا خود بھی مرجا پھر اس نے اپنے تمام تیر جمع کئے اور اپنے پیٹ میں گھسانے لگا حتیٰ کہ خود کو مار ڈالا۔

☆..☆

الحمدللہ عزوجل اس رسالے کا حصہ دوم "عِشقِ مجازی اور اُس کا علاج" شائع ہو چکا ہے۔ جس میں مزید واقعات اور عشقِ مجازی سے بچنے کی تدابیر بیان کی گئی ہیں۔ آپ اس رسالے کو خود بھی پڑھیں اور صاحبِ حیثیت حضرات اس کو ہدیہ کر کے مُفت تقسیم کروائیں تاکہ زیادہ سے زیادہ ہمارے مسلمان بھائی اس سے استفادہ کر سکیں۔

خیر اندیش

محمد قاسم عطاری قادری ہزاروی